نہیں سکتا، خواہ یہ نظام آسمانی دستور ہی کیوں نہ ہو!

تعجب ہے کہ کتاب وسنت کی نظر میں اس قدر گھناؤنا جرم بھی اگر ان کے نزدیک جرم نہیں، تو پھر انہیں مسلمان کہلوانے کی مجبوری آخر کیوں لاحق ہے؟ —— اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

حافظ عمران الزاھدی

عالم الغیب صرف اللہ ربّ العزت کی ذات ہے!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ" (الحشر: ۲۲)

"وہ اللہ کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، غیب وظاہر کو جاننے والا، وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے"

سوچئے کہ اگر اللہ ربّ العزت کے علاوہ کوئی دوسرا بھی عالم الغیب ہو تو اللہ تعالیٰ نے یہ صفت بالخصوص اپنے لیے کیوں بیان فرمائی؟ —— ایک مومن صادق کو تو اتنی سی بات ابھی بس کرتی ہے! —— لیکن جو لوگ اس صفت میں دوسروں کو بھی شریک کرتے ہیں، وہ اس فرمانِ باری تعالیٰ کا مقابلہ کرتے ہوئے گویا زبانِ حال سے یوں کہتے ہیں کہ:

"اللہ! یہ بھی کوئی بڑی بات ہے، علمِ غیب تو فلاں فلاں بھی جانتا ہے!"

—— اِنَّا لِلّٰہِ! اس سے بڑی گستاخی اور کیا ہوگی؟

حقیقت یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے علاوہ کسی کا عالم الغیب ہونا تو کجا، اس کے بغیر کوئی دوسرا بہت سی حاضر ظاہر چیزوں کو بھی جاننے والا نہیں —— ہم دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ کسی انسان کے ہاتھ میں کوئی چیز ہوتی ہے، اور وہ اسے اِدھر اُدھر تلاش کر رہا ہوتا ہے —— لعلّ فیہ کفایۃ لمن لہ درایۃ!